38

جمعہ کا اجتماع ہمیں وہ فرض یاددلاتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے ہر مسلمان کے ذمہ لگایا گیا ہے

(فرمودہ 11 نومبر 1949ء بمقام کمپنی باغ سرگودھا)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑی برکت کا دن مقرر کیا ہے۔ ہماری ساری ہی عیدیں اجتماع کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جمعہ کا دن بھی اجتماع کا دن ہے، عیدالفطر بھی اجتماع کا دن ہے اور عیدالاضحیہ بھی اجتماع کا دن ہے۔ گویا 54 عیدیں ہیں جو سال بھر میں ہمارے لیے آتی ہیں۔ سال کے 52 ہفتوں میں 52 جمعے آتے ہیں اور ایک عیدالفطر اور ایک عیدالاضحیہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ کیا ہے کہ ہمارا رسول سب لوگوں کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لیے آیا ہے۔ سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جو دنیا کے تمام لوگوں کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لیے آیا ہو۔ صرف آپ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تُو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے[1] خواہ وہ مشرق کے رہنے والے ہوں یا مغرب کے رہنے والے ہوں، وہ جنوب کے رہنے والے ہوں یا شمال کے رہنے والے ہوں۔ پس اجتماعی رسول

صرف محمد رسول اللہ تھے۔ اسی لیے عید کے ساتھ اجتماع کو آپ نے لازمی شرط قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ اول تو اَور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں اس طرح کی عید مقرر کی گئی ہو۔ دوسرے کوئی ایسی قوم نہیں جس میں عید کو اس طرح لازمی قرار دیا گیا ہے جس طرح مسلمانوں کے لیے عید کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ درحقیقت عید کا مفہوم صرف اسلام میں پایا جاتا ہے کیونکہ یہ وہ عیدیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے خود مقرر کیا ہے اور اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں جس کی عیدوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو۔ اسلام سے قریب ترین جماعت عیسائیوں کی جماعت ہے۔ عیسائیوں میں بعض عیدیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بڑے دن کی عید، ایسٹر (EASTER)2 کی عید۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ بڑے دن کی عید کو کس نے مقرر کیا ہے؟ ایسٹر کی عید کو کس نے مقرر کیا ہے؟ ان کی تفصیلات حضرت مسیح علیہ السلام نے بیان نہیں کیں اور نہ ان عیدوں کا ذکر انجیل میں آتا ہے۔ پھر یہودیوں کے ہاں بھی بعض عیدیں ہیں اور ان کا ذکر یہودیوں کی مذہبی کتب میں موجود ہے لیکن ان عیدوں کے متعلق بھی ایسے احکام نہیں پائے جاتے جو تمام یہودیوں پر یہ واجب کرتے ہوں کہ وہ انہیں اجتماعی طور پر منائیں۔ ہندوؤں میں بھی بعض تہوار ہیں مثلاً دَسہرا3 ہے، ہولی ہے، بسنت ہے لیکن ان تہواروں کا بھی مذہبی کتابوں میں ذکر نہیں۔ ہندوؤں نے انہیں خود مقرر کیا ہے اور جن کو خود مقرر کر لیا جائے وہ خدا تعالیٰ کی عیدیں نہیں کہلا سکتیں۔ صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عیدیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی ہیں۔ مثلاً جمعہ ہے اس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ اور جب اس کا قرآن کریم میں ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ اسی طرح عیدین کا ذکر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت ملتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق احکامِ شرعیہ بیان فرمائے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔ جمعہ کے متعلق قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ تمام مسلمان اپنا کام کاج چھوڑ کر اس کے لیے مسجد میں پہنچیں۔ پس یہ اجتماعی عید ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ اجازت نہیں کہ وہ جمعہ کی اذان سن کر اپنے کام کاج میں لگا رہے اور نماز کے لیے مسجد میں نہ جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ4 یعنی اے مسلمانو! جب تمہارے کان میں جمعہ کی اذان پہنچے تو تم اپنا کام کاج چھوڑ دو اور نماز کے لیے آ جاؤ۔ اپنے

پیشوں، ملازمتوں اور تجارتوں وغیرہ کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے چل پڑو۔ گویا قیامت کے روز اسرافیل سے بِگل بجانے کا جو کام لیا جائے گا وہی کام یہاں مؤذن سے لیا جاتا ہے۔ جس طرح قیامت کے روز اسرافیل بِگل بجائے گا تو تمام روحیں اپنی اپنی جگہوں سے اُٹھیں گی اور بِگل کی آواز کی طرف بھاگ پڑیں گی۔ اسی طرح اس کے نقشِ قدم پر مؤذن جمعہ کی اذان دیتا ہے تو اُس جگہ کے تمام لوگوں کو یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ اُس کی آواز کی طرف بھاگ پڑیں۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیہ کا بھی یہ حال ہے۔ ان کے متعلق تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ تمام مرد، عورتیں اور بچے جمع ہو جائیں، حائضہ بھی اگر چہ اسے نماز معاف ہے عید کے میدان میں جائے۔5 گویا سوائے معذور کے جو اتنا سخت بیمار ہو کہ وہاں نہ جا سکے یا کسی ایسے شخص کے جو کہیں جنگلوں میں پھر رہا ہو باقی ہر ایک کے لیے عید کی نماز کے لیے جانے کا حکم ہے۔ یہ فرق کیوں کیا گیا ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو کیوں نہیں کہا گیا کہ سب جمع ہو کر عید مناؤ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو کیوں نہیں کہا گیا کہ سب جمع ہو کر عید مناؤ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو اجتماعی عید منانے کا کیوں حکم نہیں دیا گیا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو اجتماعی عید منانے کا کیوں حکم نہیں دیا گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ کیوں کہا گیا؟ اسی لیے کہ حضرت نوح علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لیے نہیں آئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لیے نہیں آئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لیے نہیں آئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لیے نہیں آئے تھے۔ اگر کوئی نبی ساری دنیا کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لیے آیا ہے تو وہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

پس مسلمانوں کی عید کو اجتماعی عید قرار دیا گیا ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ تمہاری سچی عید تب ہو گی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض کو پورا کیا جائے۔ پس ہر جمعہ ہمیں اس کام کی طرف توجہ دلاتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی وجہ سے مسلمانوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ہر جمعہ جو ختم ہوتا ہے وہ اس شخص کے لیے برکت لکھ جاتا ہے جس نے اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اسے گزارا۔ اور ہر جمعہ جو آتا ہے اور کوئی مسلمان

اپنے اس فرض کو پورا نہیں کرتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی وجہ سے اس کے ذمہ لگایا گیا ہے وہ اپنے ذاتی کاموں اور اغراض میں لگا رہتا ہے وہ جمعہ اس کے لیے ایک لعنت لکھ جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا منہ سے تو دعویٰ کیا لیکن عملی طور پر اسے پورا نہیں کیا۔ پس یہ دن ہمیں بہت بڑا سبق دیتا ہے۔ جو شخص اس سبق کو بھول جاتا ہے اس کے لیے جمعہ کا دن لعنتوں کے جمع کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ اور جو اسے یاد رکھتا ہے اس کے لیے برکات کے جمع کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔

پس آج میں دوستوں کو اس فرض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کی یاد جمعہ کا دن دلاتا ہے اور جس کی یاد جمعہ کا دن ہمیشہ دلاتا رہے گا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تعمیر میں حصہ لیں جو تمام دنیا کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لیے بنائی جانے والی ہے۔ اور افسوس ہے اُن لوگوں پر جو اس تعمیر میں حصہ نہ لیں۔ قیامت کے دن وہ شرمندہ ہوں گے اور خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ بتاؤ! ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لیے رسول بنا کر بھیجا تھا تم نے اُس کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لیے کیا کوشش کی''؟ (الفضل یکم مارچ 1961ء)

1: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سبا:29)

2: ایسٹر (EASTER): حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبر سے اٹھنے کا دن۔

3: دَسہرا: تیوھار / تہوار۔ ہندوؤں کا تہوار جو اسوج کی دسویں تاریخ کو راجہ رام چندر جی کے راون پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے (فیروز اللغات اُردو)

4: الجمعة:10

5: بخاری کتاب الحیض باب شُهُوْدِ الحائض الْعِيْدَيْنِ (الخ)